بیٹی کو کس عمر میں نماز، روزہ کا حکم دینا چاہیے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-9193 تاریخ: 29-11-2024

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شرعی مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ بیٹے کو سات سال کی عمر میں نماز، روزے کا حکم دینا چاہیے، تو سوال یہ ہے کہ بیٹی کو بھی سات سال کی عمر میں نماز، روزے کا حکم دینا چاہیے یا بیٹی کے لیے شریعت نے کوئی الگ عمر بیان کی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی اعتبار سے بیٹے اور بیٹی دونوں کا حکم ایک ہے کہ جس کی عمر سات سال مکمل ہو جائے اور آٹھواں سال شروع ہو جائے، تو اس کے ولی (جیسے والد وغیرہ) پر لازم ہے کہ اسے نماز، روزہ کا حکم دیں۔

حدیث مبارک میں جہاں بچوں کو نماز کا حکم دیا گیا، تو وہاں لفظ "اَوْلاد" ہے، اور "اَوْلاد" کا لفظ بیٹوں، بیٹیوں دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سنن ابو داؤد کی حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مُرُوْا اَولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر" ترجمہ: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھنے کا حکم دو۔

(سنن ابی داؤد، جلد1، صفحہ133، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، بیروت)

مذکورہ حدیث کی شرح میں علامہ ابن رُسلان شہاب الدین مقدسی رملی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (سالِ وفات: 844ھ/1440ء) **لکھتے ہیں:** "اولادکم" یشمل الذکور والإناث" **یعنی** "اولادکم" **مذکر و مؤنث یعنی بیٹے اور**

بیٹیوں دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

(شرح سنن ابی داود لابن رُسلان، جلد3، صفحہ363، مطبوعہ دار الفلاح للبحث العلمی، مصر)

علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ(سالِ وفات:1069ھ/1658ء) **لکھتے ہیں:** ”تؤمر بها الأولاد إذا وصلوا في السن لسبع سنين وتضرب عليها لعشر بيد لا بخشبة۔۔۔ ولا يزيد على ثلاث ضربا“ ترجمہ: جب بچے سات سال کی عمر کے ہو جائیں، تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے اور دس سال کی عمر میں (نماز نہ پڑھنے پر) پر ہاتھ سے مارا جائے، لکڑی سے نہیں، اور تین مرتبہ سے زیادہ نہ مارا جائے۔

”تؤمر بها الأولاد“ **کے تحت علامہ طَحطاوی حنفی** رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ(سالِ وفات:1231ھ/1815ء) **لکھتے ہیں:** ”ذكورا وإناثا والصوم كالصلاة كما في صوم القهستاني“ یعنی سات سال کی عمر میں بیٹے اور بیٹی دونوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا **اور روزہ کا حکم بھی نماز کی طرح ہے (یعنی جس طرح سات سال کی عمر میں بیٹے اور بیٹی کو نماز کا حکم دیا جائے گا، اسی طرح سات سال کی عمر میں ان دونوں کو روزے کا حکم دیا جائے گا)** جیسا کہ ”قہستانی“ کی ”کتاب الصوم“ میں ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ173، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”بچّہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی پر لازم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے۔“ **(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ345، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 جمادی الاولی 1446ھ/29 نومبر 2024ء

الُمفتی
دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے